حسام الحرمین کی حقانیت و صداقت و ثقاہت

Friday, 07 November 2008 17:48 ایڈمنسٹریٹر

حسام الحرمین کی حقانیت و صداقت و ثقاہت
علامہ حسن علی رضوی بریلوی
کتاب محفوظ کرنے کے لئے ڈاؤنلوڈ سیکشن میں جائیں۔
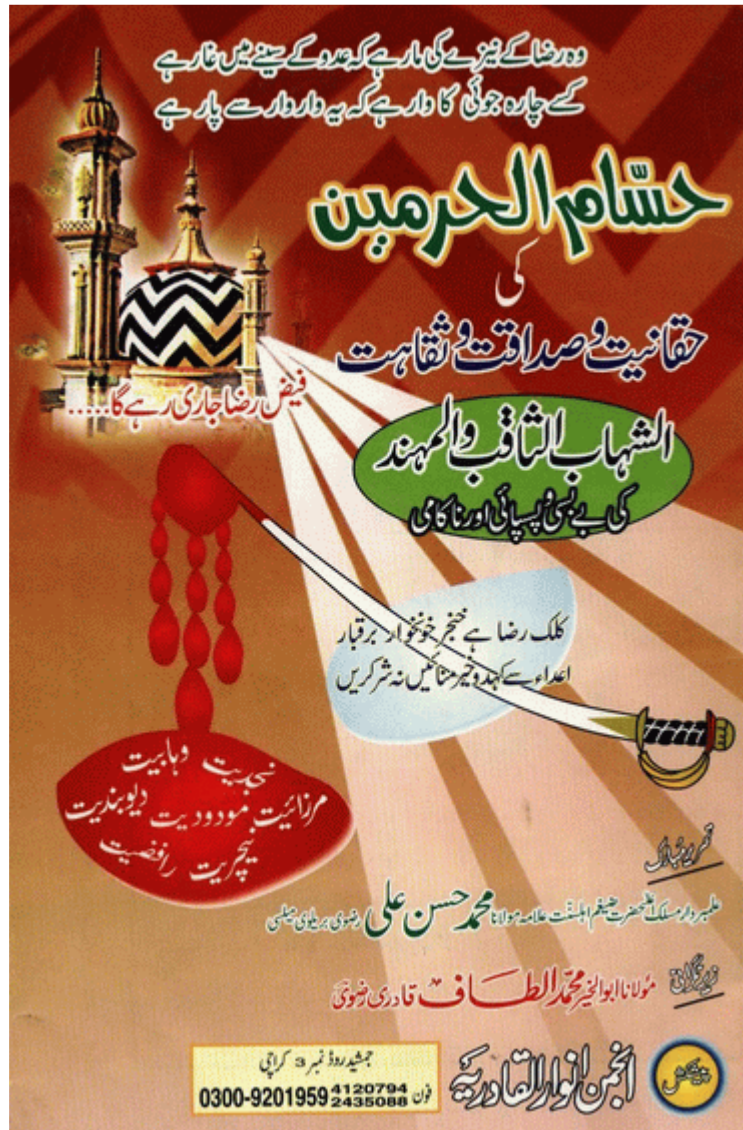
حسام الحرمین کی حقانیت و صداقت و ثقاہت

الالشہاب الثاقب و المھند کی بے بسی و پسپائی اور ناکامی

ضیغم اہلسنت علامہ محمد حسن علی رضوی بریلوی

الحمد اللہ ثم الحمد اللہ !

گستاخان رسول، منکرین ضروریات دین، باغیان ختم نبوت کے خلاف اکابر و مشاہر علماء وفقہاء عرب وعجم و اعاظم مفتیان حرمین طیبین کے حکم شرعی فتاویٰ حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین کو شائع ہوئے ایک سو سال ہوگئے اور حسام الحرمین کا پرچم پوری آب وتاب اور جاہ جلال کیساتھ لہرا رہا ہے اور خرمن باطل واہل ارتداد پر برق بار ہے۔

یاد رکھنا چاہئے اور ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ سیدنا امام اہلسنت سرکار اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین مولانا الشاہ احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ نے کسی پر بلاوجہ خواہ مخواہ تکفیر کا حکم جاری نہیں فرمایا۔ جو عناصر تنقیص الوہیت توہین رسالت اور انکار ختم نبوت کے مرتکب اور منکر ضروریات دین ثابت ہوئے انہیں پہلے ہر شرعی رعایت دی گئی اُن کو انکے اقوال کفریہ قطعیہ اور گستاخانہ عبارات سے بذریعہ خطوط مطلع اور آگاہ کیا گیا۔ بار بار رجسٹریاں بھیج کر مطلع اور آگاہ کیا گیا گستاخانہ کفریہ عبارات سے توبہ اور رجوع کی تلقین فرمائی گئی۔ آمنے سامنے بیٹھ کر گفتگو کی دعوت دی گئی۔ مگر اہل توہین وتنقیص زمین پکڑ گئے، دین کے مسئلہ کو عزت نفس کا مسئلہ بنالیا، انانیت پر اتر آئے ضد وہٹ دھرمی کو نصب العین بنالیا۔ ناچار مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام اہلسنت قدس سرہ نے فرمایا۔۔۔

اُف رے منکر یہ بڑھا جوش تعصب آخر
بھیڑ میں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا
اور تم پر مرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

امام المحتاطین امام اہلسنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف سے کچھ فرمانے اور لکھنے کے بجائے تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان، فتویٰ گنگوہی وغیرہ کی اصل بعینہ عبارات اکابر واعاظم علماء وفقہاء حرمین طیبین کے سامنے رکھ کر حکم شرعی طلب کیا اور توہین پر تکفیر ہوئی۔ اگر کوئی توہین نہ کرتا تکفیر نہ ہوتی اور اگر اہل توہین وتنقیص توبہ و رجوع کر لیتے تو بھی تکفیر نہ ہوتی۔

مگر آہ!۔۔۔افسوس کہ توبہ اور رجوع کرنا ان کے مقدر میں نہ تھا تو اہل توہین کی توہین آمیز گستاخانہ کفریہ عبارات پر تکفیر کا حکم شرعی حسام الحرمین کی صورت میں اکابر علماء حرمین کی طرف سے جاری ہوا۔

نہ تم توہین یوں کرتے نہ ہم تکفیریوں کرتے
نہ کھلتا کفر کا فتویٰ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں
نہ توہین کرتے نہ تکفیر ہوتی
رضا کی خطا اس میں اغیار کیا ہے؟

35 جلیل القدر اکابر واعاظم علماء وفقہاء حرمین طیبین نے اہل توہین کی اصل کتابیں دیکھ کر مترجمین سے اردو سے عربی میں ترجمہ کروا کر حکم شرعی واضح فرمایا۔ مخالفین کا یہ کہنا ایک حیلہ اور بہانہ بلکہ بدترین فریب وفراڈ ہے کہ علماء حرمین طیبین اردو نہیں جانتے تھے، دھوکہ دیکر فتویٰ لیا۔

یہ اہل توہین ہندی وانگریزی مولوی کٹی پٹی عربی جانتے ہیں، تو کیا علماء حرمین ہر سال کثیر تعداد میں ہندوستان سے حج کیلئے جانے والے علماء وعوام سے مل کر اردو زبان سے واقف نہ ہوں گے اور کیا انہیں تکفیر جیسا نازک وحساس فتویٰ لکھتے وقت مترجم میسر نہ آیا ہوگا۔ اتنے عظیم تبحر وتجربہ کار کہنہ مشق مفتیان کرام اور وہ بھی اہل حرم اکابر کو کوئی دھوکہ و مغالطہ کس طرح دے سکتا ہے۔

الشھاب الثاقب و المھند میں اکابرین دیوبند کی عبارات میں ترمیم و تحریف

الشہاب الثاقب والمہند کے مرتبین ومصنفین نے اپنے اکابر کی عبارات میں کتر بیونت وترمیم وتحریف کی اور مذکورہ بالا کتب میں اپنے اکابر کی عبارات کا حلیہ بگاڑ کر نقل کیں۔ علماء وعوام کو مغالطہ اور صریحاً دھوکہ دیا۔ جس کا دل چاہے دودھ کا دودھ پانی کا پانی کر کے دیکھ لے۔ اکابر دیوبند کی گستاخانہ کتب اور توہین آمیز عبارات تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان، فتویٰ گنگوہی وقوع کذب کی پہلے حسام الحرمین سے مطابقت کر لیں اور پھر المہند والشہاب الثاقب سے مطابقت کر لیں۔ صاف طور پر واضح ہو جائیگا کہ المہند والشہاب الثاقب میں انہوں نے خود اپنے اکابر کی عبارات کفریہ حلیہ بگاڑ کر نقل کیں اور خود خیانت وبددیانتی کی مثال قائم کی۔

مولوی خلیل انبیٹھوی اور مولوی حسین ٹانڈوی کا حسام الحرمین کی تصدیقات اور تقریظات پر خاموشی

یاد رکھنا چاہئے کہ جب حسام الحرمین پر علماء حرمین طیبین دھوم دھام سے ڈنکے کی چوٹ تصدیقات فرما رہے اور تقریظات لکھ رہے تھے۔ تو بیچارہ مصنف المہند مولوی خلیل انبیٹھوی سہارنپوری وہیں تھا اور کانگریسی گاندھوی مدنی مولوی حسین احمد اجودھیا باشی ٹانڈوی بھی وہیں حجاز مقدس میں رہتا تھا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کی جلالت علمی تاب نہ لا سکتے تھے، وہیں آمنے سامنے گفتگو کیوں نہ کر لی، اسی وقت علماء حرمین

کوحسام الحرمین پرتقریظات لکھنے سے منع کیوں نہ کردیا کہ جناب یہ دھوکہ دیا جارہا ہے۔مگر وہاں تو یہ لوگ لب باندھے
دم سادھے رہے۔

مولوی خلیل انبیٹھوی کا توبہ کا جھوٹا وعدہ

مولوی خلیل انبیٹھوی چھپ چھپا کر چند اشرفیاں بطورِ رشوت دیکر اپنا الو سیدھا کرنے کیلئے رئیس العلماء مولانا شیخ صالح کمال کی خدمت میں حاضر ہوا کہ حضور آپ مجھ سے ناراض ہیں۔

رئیس العلماء نے پوچھا۔"تیرا نام خلیل انبیٹھوی ھے؟"

پھر فرمایا "میں تو تجھے زندیق لکھ چکا ھوں۔"

انبیٹھوی نے کہا"جو باتیں میری طرف نسبت کی گئی ھیں وہ میری کتاب میں نہیں لوگوں نے مجھ پر افترا کیا۔"

مولانا صالح کمال نے فرمایا" تمھاری کتاب براھین قاطعہ چھپ کر شائع ھو چکی ھے۔"

مولوی خلیل انبیٹھوی نے مجبوراً کہا" حضرت کیا کفر سے توبہ قبول نہیں ھوتی؟"

مولانا نے فرمایا"ھوتی ھے ۔"

مولوی انبیٹھوی اپنی براہین کی کفریہ عبارات سے توبہ کا وعدہ کر کے جدہ بھاگ گئے اور تین سال بعد جوڑ توڑ اور ہیرا پھیری کر کے اپنے تمام اکابر ہند کے تعاون وتصدیقات سے المہند نامی کتاب بزعم خود حسام الحرمین کے رد میں لکھ ماری۔ جواز اول تا آخر سراپا کذب صریح جھوٹ اور دروغ گوئی کا بدترین نمونہ ہے۔

مولوی خلیل انبیٹھوی کاالمھند میں اپنے وھابیانہ عقائد چھپانا

مولوی خلیل انبیٹھوی نے اپنے خالص وہابیانہ عقائد کو چھپایا اور خلاف واقع اپنے عقائد سنیوں کے سے ظاہر کئے وہابیوں اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کو سخت برا بھلا گستاخ ومکفر اور علماء اہلسنت کا قاتل قرار دیا۔ میلاد تو میلاد سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی اعلیٰ درجہ کا مستحب قرار دیا۔ خود کو سنی ظاہر کر کے وہابیوں پر سخت لعن وطعن کیا۔ گویا وہابی ان کے سوا کوئی اور ہے، المہند کے سوال بھی خود گڑھے اور فریب کاریوں کے خول چڑھا کر مغالطہ آمیز جواب بھی خود ہی دیئے۔

حسام الحرمین اور المهند کی تقریضات کا موازنہ

اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے حسام الحرمین پر 35 مسلمہ اکابر علماء حرمین کی تصدیقات حاصل کی تھیں۔

جبکہ خلیل انبیٹھوی صاحب سر دھڑ کی بازی لگا کر بمشکل 6 علماء کی تصدیقات المہند پر حاصل کر سکا۔ جن میں 2 حضرات مولانا سید محمد مالکی اور مولانا محمد علی بن حسین نے اپنی تصدیقات واپس لے لیں .ان میں ایك مولانا شیخ محمد صدیق افغانی تھے علماء حرم سے نہ تھے. باقی بھرتی ھندی وھابی مولویوں کی تھی . اورسب سے بڑی بات یہ کہ المہند میں اپنے اکابر کی اصل کفریہ

عبارات بعینہ وبلفظہ نقل نہیں۔

مولوی انبیٹھوی کی ابن عبدالوهاب نجدی کے بارے میں صحیح رائے

محترم حضرات! المہند کا بغور مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ وہابیوں اور محمد بن عبدالوہاب شیخ نجدی کو کتنا برا بھلا کہا گیا ہے، یہ مکاری اور عیاری تھی خلیل انبیٹھوی کی۔ وہابیوں اور شیخ نجدی کے متعلق اصل حقیقی رائے وہ ہے جو انہوں نے اپنے دو مکتوبات (خطوط) محررہ 22 ربیع الثانی 1345ھ اور محررہ ماہ رجب المرجب 1345ھ کتاب اکابر کے خطوط صفحہ 11-12 پر مولوی محمد زکریا سابق امیر تبلیغی جماعت کے نواسے مولوی محمد شاہد مظاہری نے شائع کئے اور ماہنامہ النور تھانہ بھون ماہ رجب 1345ھ میں مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے صفحہ 23 پر شائع کئے۔ جن میں محمد بن عبدالوہاب شیخ نجدی اور نجدی وہابی سعودی حکومت اور انکے علماء کی بھر پور قصیدہ خوانی کی گئی ہے اور والہانہ خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے۔

دیوبندی وهابی مفرور مناظر مولوی منظور سنبھلی نے بھی مولوی انبیٹھوی کے یہ خط اپنی کتاب "شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علماء حق" کے صفحہ 43 پر نقل کرکے ان کے مستند ہونے پر مہر تصدیق ثبت کردی ھے۔

یہی کچھ مولوی حسین نے کیا اوروھابیوں نجدیوں کے متعلق اپنی رائے بدل لی۔

(شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علماء حق ص 92)

المهند اور الشهاب الثاقب کی حقیقت

مولوی انبیٹھوی اور مولوی ٹانڈوی دونوں جنھوں نے بزعم خود و بزعم جہالت حسام الحرمین کا نام نہاد برائے نام رد لکھ کر حقیقت وصداقت کا منہ چڑایا، اُن دنوں وہیں حرمین شریفین میں موجود تھے (دیکھو ملفوظات اعلٰحضرت پہلا حصہ)۔ بلکہ خود شکست خوردہ مفرور مناظر مولوی منظور سنبھلی مدیر الفرقان نے بھی تسلیم کیا ہے کہ مولوی خلیل انبیٹھوی ان دنوں حرم مکہ معظمہ میں تھا اور تسلیم کیا ہے کہ "حضرت مولانا حسین احمد مدنی جو 1316ھ سے 1333ھ تک مسلسل 17,18 سال مدینہ منورہ میں مقیم رہے۔" تو ان دونوں حضرات نے وہیں امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ سے آمنے سامنے گفتگو کیوں نہ کر لی؟ اگر ہمت و جرات اور استعداد و قابلیت تھی اور کفریہ گستاخانہ عبارات کے بارے میں ان کا موقف مضبوط تھا، تو علماء حرمین طیبین کا حسام الحرمین پر تصدیقات کرتے تقریظات لکھنے سے کیوں نہ روک دیا۔ مگر حقیقت یہ ہے۔۔۔

تیرے اعداء میں رضا کوئی بھی منصور نہیں
بے حیا کرتے ہیں کیوں شور بپا تیرے بعد

المہند اور الشہاب الثاقب میں ایک فریب وفراڈ اور جعلسازی کا مجموعہ ہے تو دوسرا گالی نامہ ہے جس میں غلیظ ترین بازاری زبان استعمال کی گئی ہے۔

قارئین کرام خود مطابقت کریں کہ حسام الحرمین میں جن جن اکابر و مشاہیر علماء مکہ مدینہ کی تصدیقات و

تقریظات ہیں، مزہ تو جب تھا کہ ان سب علماء سے المہند وشہاب ثاقب پر تصدیقات حاصل کی جاتیں اور یہ لکھوا دیا جاتا کہ ہمیں (علماء حرمین) کو دھوکہ ومغالطہ دے کر مولانا احمد رضا خاں صاحب نے حسام الحرمین پر غلط تصدیقات کروائیں اور تحذیر الناس، براہین قاطعہ اور حفظ الایمان کی عبارات حق وعین اسلام ہیں۔ مگر ایسا نہ کرا سکے تو المہند اور الشہاب الثاقب کو حسام الحرمین کا رد اور جواب کیسے قرار دیا جاسکتا ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ حسام الحرمین کل بھی لاجواب تھی اور آج بھی لاجواب ہے اور انشاء اللہ صبح قیامت تک لاجواب رہے گی۔

پڑ گیا ہے پشت پر اعداء کے اب کیا جائے گا	تیرے کوڑوں کا نشاں احمد رضا خاں قادری
چیر کر اعداء کا سینہ دل سے گزری وار پار	تیرے نیزے کی سناں احمد رضا خاں قادری

یاد رہے کہ المہند کا مدلل ومحقق ایک جواب **صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی رحمۃاللہ علیہ** نے **التحقیقات لدفع التلبیسات** کے نام سے اور ایک قاہر رد بلیغ **شیر بیشہء اہلسنت مولانا محمد حشمت علی خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ** نے فی الفور اسی زمانے میں لکھ کر شائع فرما دیا تھا اور مولوی خلیل احمد صاحب اور مولوی حسین احمد صاحب کو پہنچا دیا تھا جس کے جواب الجواب سے مخالفین عاجز وقاصر و بے بس ہیں۔

بلکہ حضرت صدر الافاضل تو مولوی انبیٹھوی سے مناظرہ کرنے مظاہر العلوم سہارنپور پہنچ گئے تھے مگر مولوی انبیٹھوی مناظرہ کی تاب نہ لا سکے۔

شیر بیشہء اہلسنت اور محدث اعظم پاکستان نے احمد آباد سے آتے ہوئے مولوی حسین احمد کو پکڑا۔ الشہابِ الثاقب پر مباحثہ کیا تو گاندھی جی نے ان کی جان چھڑائی۔

حسام الحرمین والمهند و الشهاب الثاقب کا معنی و مفهوم

حسام الحرمین کا معنی ہے:

"مکه مدینه کی تیز کاٹنے والی تلوار" (المنجد ص209)

"مکه مدینه کی تیز تلوار" (حسن اللغات 310-308)

المهند کا معنی ہے:

"هندوستانی لوهے کی تلوار" (المنجد 1140)

بھلا ہندوستانی لوہے کی تلوار، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی تیز کاٹنے والی تلوار کا کیا مقابلہ کر سکتی ہے؟ تلوار اہل ایمان، اہل حرمین کا ہتھیار ہے۔ ہندی لوگوں کا ہتھیار برچھی بھالا ہے۔ برچھی بھالا تلوار کا کیا مقابلہ کر سکتے ہیں؟

صنم کدہ ہند کے ہندی لوہے کی کیا عظمت اور کیا قدر وقیمت ہو سکتی ہے؟ مکہ مدینہ کی تیز تلوار کے مقابلہ میں اس

لی کیا حیثیت ہے؟

\

الشہاب الثاقب کا معنی ہے

"آگ کا روشن شعلہ"

"آسمان پر ٹوٹنے والا ستارہ "(المنجد، حسن اللغات، فیروز للغات، امیر اللغات وغیرہ)

آگ کا شعلہ مکہ مدینہ کی تیز تلوار پر پڑے گا تو بے ادب گستاخ کہلائے گا یا نہیں؟

اور آسمان کا ستارہ اگر ٹوٹے گا تو مکہ مدینہ کی تیز تلوار کا کیا بگاڑ سکے گا؟

آسمان کے ستارے کم و بیش ہر شب ٹوٹتے ہیں بتایا جائے ان سے کتنی تلواریں کنڈم اور ناکارہ ہوئی ہیں؟ اسی طرح المہند اور الشہاب الثاقب بھی آج تک حسام الحرمین کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔

المہند اور الشہاب الثاقب میں ترمیم و اضافہ

اگر المہند اور الشہاب الثاقب نے حسام الحرمین کا کچھ بگاڑا ہوتا تو جب سے ابتک المہند اور الشہاب الثاقب کے جتنے بھی ایڈیشن چھپے ہیں، مخالفین کو بار بار ہر بار ضمنی اور اضافی اور وضاحتی مضامین کا اضافہ نہ کرنا پڑتا۔

ہمارے پاس مخالفین کی قابل اعتراض گستاخانہ کتابوں کے کئی کئی ایڈیشن ہیں اور المہند اور الشہاب الثاقب کے بھی کئی کئی ایڈیشن ہیں جو ایک دوسرے سے مختلف و متضاد ہیں، اور ان میں الفاظ و عبارات کی کمی بیشی کی گئی ہے، جو احساس کمتری کا نتیجہ ہے۔

یہ لوگ خود بھی اپنے اکابر کی کتابوں کے مندرجات سے مطمئن نہیں ہیں۔ ایک رسالے میں اس کی تفصیل بیان کرنے کی گنجائش نہیں، اس لئے صرف اتنا عرض کروں گا ملتان کے مکتبہ صدیقہ سے چھپنے والا اور کراچی کے مکتبہ تھانوی دفتر الابقاء سے چھپنے والے المہند کے 32,32 صفحات ہیں اور عرفی نام عقائد علمائے دیوبند ہے۔

مگر اب کراچی اور کتب خانہ مجیدیہ ملتان اور اتحاد بک ڈپو مدرسہ دیوبند یوپی سے جو المہند چھپا ہے ان میں ضمنی مضامین کی بھرمار کر کے اس کے صفحات 188 ہیں اور نام بھی بدل دیا ہے۔ پہلے عرفی نام "عقائد علمائے دیوبند" تھا اور اب جو تین ایڈیشن نئے شائع ہوئے ان کا عرفی نام "یعنی عقائد علماء اہلسنت دیوبند" ہے۔ مقصد یہ کہ کچھ بھی جس طرح بھی بن پڑے، عوام کو دھوکہ اور مغالطہ دے کر گمراہ کیا جائے۔ یہ بھی چیلنج ہے ہمیں بتایا جائے المہند کا یہ معنی یعنی عقائد علماء دیوبند یا اب عقائد علماء اہلسنت دیوبند کہاں اور کس کتاب میں لکھا ہے؟

سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے ٹھیک ہی تو فرمایا تھا۔۔۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے

سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

ہمارے پاس کتب خانہ رحیمیہ دیوبند ضلع سہارنپور کا شائع کردہ الشہاب الثاقب ہے جس کے 111 صفحات ہیں مگر اب جو انجمن ارشاد المسلمین لاہور نے الشہاب الثاقب کا ترمیم و اضافہ اور دلیرانہ تحریف و خیانت کے ساتھ جو

جدید ایڈیشن شائع کیا ہے، اس کے صفحات 290 ہیں۔

اورعوام کوگمراہ کرنے کیلئے جوپیوندکاریاں کیں ٹاکیاں لگائیں گالی گفتارسمیت504صفحات ہیں۔

توھین آمیز گستاخانہ کتابوں میں ترمیم و اضافہ

یہی حال توہین آمیز گستاخانہ کتابوں کا بھی ہے۔فقیر کے پاس تقویۃ الایمان،تحذیرالناس،براہین قاطعہ،حفظ الایمان۔۔۔وغیرہ وغیرہ کے کئی کئی ایڈیشن اور چھاپے ہیں،جوایک دوسرے سے مختلف اور متضاد ہیں۔**مفہوم نھیں عبارتیں بدل دی گئی ھیں.... مگر سیدھے طریقے سے سچے دل سے پکی توبہ اور رجوع کرنے کی توفیق نصیب نہ ھوئی۔**

یہ بھی حسام الحرمین کی حقانیت وصداقت وثقاہت کی روشن دلیل ہے،اختصار مانع ہے لہذا ایک حوالہ پیش خدمت کرتا ہوں۔

تحذیر الناس ایک مختصر رسالہ تھا۔کتب خانہ امدادیہ دیو بند اور راشد کمپنی دیو بند اور انارکلی لاہور کے تین ایڈیشن تین چھاپے علی الترتیب67,52,48صفحات کے ہیں۔لیکن اب مکتبہ حفیظیہ گوجرانوالہ کے شائع کردہ جدید ایڈیشن کے128 صفحات ہیں۔جس میں کذاب مصنف خالد محمود مانچسٹروی نے مقدمہ کے عنوان سے اپنی دوکانداری چمکائی ہے،کسی عزیز الرحمان نے طویل ترین حاشیے لکھے ہیں اور شکست خوردہ مفرور مناظر کا طویل ترین مقالہ توضیح عبارات کے عنوان سے شامل کیا گیا اور جعل سازی کی قابلیتیں ختم کردیں۔

حسام الحرمین کی عظیم فتح

یہ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت سیدنا امام احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ اور فتاویٰ حسام الحرمین کی عظیم فتح ونصرت اور بے مثال کامیابی وکامرانی ہے کہ اہل توہین کی گستاخانہ کتابیں اصل شکل وصورت میں نہ رہیں اور خود مخالفین کو ان پر ترمیمات وتحریفات کے خول چڑھانے پڑے مگر گستاخانہ عبارات سے توبہ میسر نہ آئی۔

یہ مقالہ کوئی مستقل کتاب نہیں اس لئے ہمیں اختصار سے کام لینا پڑ رہا ہے ایک رسالہ اس کا متحمل نہیں ہوسکتا۔

قارئین کرام!اب ایک نظارہ عبارتیں بدلنے کا بھی دیکھ لیں۔

تقویۃ الایمان

تقویۃ الایمان کے بیسوں ایڈیشنوں میں لکھا ہے

"**ف** یعنی میں بھی ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں۔"(میر محمد کتب خانہ کراچی صفحہ 57)

لیکن اب جدید اور دیگر مقامات سے چھپنے والے جدید ایڈیشنوں میں لکھا ہے

"یعنی ایک نہ ایک دن میں بھی فوت ہوکر آغوش لحد میں جاسوؤں گا۔"(مطبوعہ جدہ صفحہ164)

تحذیر الناس

تحذیرالناس میں اجماع صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور اجماع امت کے خلاف جدید معنی ومفہوم خاتم

اجمعین کے بیان کئے گئے۔ فتاویٰ حسام الحرمین کی اشاعت کے بعد تحذیر الناس کی عبارات میں بھی توبہ کرنے کی

بجائے کم وبیش ترمیم وتحریف کی گئی مثلاً المہند صفحہ 11 پرتحذیرالناس کی عبارات اصل بعینیہ وبلفظہ نقل نہ کیں خلاصہ بیان کیااور حاشا حاشاو کلا کہہ کہ جھوٹ بولا گیا۔اسی طرح الشہاب الثاقب میں مولوی حسین احمد کانگریسی نے صفحہ 72 تا 79 تک تحذیرالناس کی عبارات کی من گھڑت وپرفریب تاویلات کی ہیں،پیوند کاری کی ہے۔ یہ مطلب ہے وہ مطلب ہے یہ معنی ہے وہ معنی ہے،مگر اصل عبارت بلفظہ نقل نہ کیں۔ بھانڈہ پھوٹ جانے پول کھل جانے کااندیشہ تھا۔اور راشد کمپنی دیوبند والوں نے تو عبارت میں من مانے الفاظ داخل کردیئے۔جگہ جگہ نانوتوی صاحب کےصلعم کے برعکس لکھا اور " بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو"(صفحہ22)کےبجائے" فرض کیا جائے" لکھ دیا۔

پھرسب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ مولوی قاسم نانوتوی کے سوانح نگار مولوی مناظر احسن گیلانی خود تسلیم کرتے ہیں:

''اسی زمانہ میں تحذیرالناس نامی رسالہ کے بعض دعاوی پر بعض مولوی حضرات کی طرف سے خودسیدناامام الکبیر (نانوتوی) پرطعن وتشنیع کا سلسلہ جاری تھا''(سوانح قاسمی جلداول صفحہ370)

مولوی اشرفعلی تھانوی نے لکھاہے۔

''جس وقت سے مولانا(قاسم نانوتوی)نے تحذیرالناس لکھی کسی نے ہندوستان بھرمیں مولانا(نانوتوی)کے ساتھ موافقت نہیں کی بجزمولاناعبدالحئی صاحب کے۔''(الاضافات یومیہ جلد4 صفحہ580)

جب مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب نے کتاب تحذیرالناس لکھی توسب نے مخالفت کی (قصص الاکابر159)

خود محدث دیوبند مولوی انور کاشمیری نے فیض الباری جلد 3 صفحہ 334۔333 میں تحذیرالناس پر سخت جرح کی ہے۔

براھین قاطعہ

مولوی حسین احمد کانگریسی الشہاب الثاقب میں اور مولوی خلیل انبیٹھوی المہند میں کفریہ عبارات کو اسلامی عبارات ثابت کرنے اٹھے تھے،مگرانہوں نے بھی براہین قاطعہ کی گستاخانہ عبارات کی نہ تو معقول تاویل کی نہ براہین قاطعہ کی اصل عبارت بعینیہ وبلفظہ نقل کی الشہاب الثاقب میں صفحہ 89 تا92اورالمہند میں صفحہ 13 تا14براہین قاطعہ کی گستاخانہ عبارت کی صفائی پیش کی گئی مگر اصل زیر بحث پوری عبارت نقل نہیں کی۔

رشید گنگوھی کا وقوع کذب کا فتویٰ

رہا وقوع کذب کا گنگوہی کا فتویٰ،تو اصل فتویٰ وقوعِ کذب باری تعالیٰ کی فوٹو کاپیاں عام ہیں اور متعدد کتابوں میں چھپ چکی ہیں۔یادرہے گنگوہی صاحب کا یہ فتویٰ خود ان کی زندگی میں1308 ھ سے لے کر ان کے مرنے تک یعنی1323 ھ تک بار بار مختلف مقامات سے چھپ کر شائع ہوتا رہا مگر گنگوہی صاحب گم سم رہے ساکت و جامد ہو گئے نہ فتویٰ سے انکار کر سکے نہ تاویل وتردید کر سکے۔

آج ان کے کم سن وکیل شیر خوار مناظرین و مصنفین ناحق جھک مار رہے ھیں۔

حفظ الایمان

باقی رہی حفظ الایمان کی گستاخانہ عبارت تو جناب دیوبندی مصنفین ومناظرین نے نوع بنوع اور مختلف النوع تاویلیں کر کے خود تھانوی صاحب کو کفر کی دلدل میں دھکیل دیا۔

دیکھئے ابتداء میں حفظ الایمان 9,10 صفحہ کا مختصر سا پمفلٹ تھا۔جس میں ان کی وہ گستاخانہ عبارت تھی جس پر حسام الحرمین میں تکفیر کا حکم شرعی بیان ہوا۔چونکہ دیوبندی وہابی اکابرین احساس کمتری میں مبتلا تھے رنگ برنگی عقل شکن تاویلیں کرنے لگے تھے۔تھانوی صاحب میں مناظرہ کا دم خم نہ تھا،مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی چاندپوری،مولوی منظور حسن سنبھلی،مولوی عبدالشکور کاکوروی،مولوی ابوالوفا شاہ جہانپوری نے مناظر بن کر بحث ومباحثہ کا پیشہ اور ذریعہ معاش اختیار کر کے اپنی دوکانداری چمکائی۔

مولوی منظور سنبھلی نے مناظرہ بریلی ،مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی نے توضیح البیان،خلیل انبیٹھوی نے المہند ، مولوی عبدلشکور کاکوروی نے اپنی کتابوں میں جو مختلف النوع متضاد تاویلات کی ہیں،ایک کی تاویل سے دوسرے پر اور دوسرے کی تاویل سے تیسرے پر چوتھے اور چوتھے کی تاویل سے ان سب پر تکفیر کا حکم شرعی لگتا ہے اور ان سب کی تاویلات سے جناب تھانوی صاحب پر تکفیر کی شرعی ڈگری ہوجاتی ہے۔اور حسام الحرمین کا پھریرہ آب وتاب وجاہ و جلال سے لہراتا ہوا نظر آتا ہے۔

بالآخر کفریہ گستاخانہ عبارتوں کے وکیلوں نے میدان مناظرہ میں شکستیں کھا کھا کر جناب تھانوی صاحب کو ترمیم وتحریف کی راہ پر ڈال دیا اور ترمیموں وضمیموں والی حفظ الایمان چھپنے لگی۔9,10 صفحات کی حفظ الایمان جواب انجمن ارشاد المسلمین لاہور نے شائع کی ہے اس کے اب 119 صفحات ہیں۔

ع:::مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

تھانوی صاحب کے وکیل میدان مناظرہ میں فیل تھے لهذا ان کو حفظ الایمان کی وضاحت اور تاویل میں ''بسط البنان''لکھنی پڑی۔

اور پھر بسط البنان اور حفظ الایمان کی وضاحت میں عبارت بدل کر ''تغیر العنوان''لکھنی پڑی اور عبارت حفظ الایمان کو مجبوراً یوں کر دیا۔اور تھانوی صاحب نے حکم دیا کہ اب حفظ الایمان کی عبارت کو یوں پڑھا جاوے۔۔۔

''اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور علیہ السلام کی کیا تخصیص ہے مطلق بعض علوم غیبیہ تو غیر انبیاء علیہم السلام کو بھی حاصل ہیں الخ''

اب لاہور اور دیوبند سے جو جدید حفظ الایمان چھپی ہے انجمن ارشاد المسلمین لاہور اور مکتبہ نعمانیہ دیوبند والوں نے بھی یہ بدلی ہوئی ترمیم وتحریف شدہ حفظ الایمان شائع کی ہے۔افسوس کہ تھانوی صاحب کو ترمیم کرنے ،الفاظ وعبارت بدلنے کی سوجھی توبہ اور رجوع کی توفیق نہ ہوئی۔بہر حال انکے الفاظ بدلنے سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح

واضح ہوئی کہ حسام الحرمین کا تمام تر حق اور مبنی بر حقیقت تھا اور المہند و الشہاب الثاقب، حسام الحرمین کے دلائل قاہرہ

کوتوڑ نہ سکے اور ناکام ونامراد رہے۔ اور کیوں نہ ہو جب کہ امام اہلسنت سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کی ذات والاصفات وہ ہیں جس کے لئے کہا گیا ہے۔۔۔

یہ وہ دربار سلطان قلم ہے   جہاں پر سرکشوں کا سر قلم ہے

تو جناب والا اصل مسئلہ اور تنازعہ توہین وتکفیر کا ہے ہمارا مدمقابل حریف طائفہ تکفیر کو بہت برا سمجھتا ہے کبیدہ خاطر ہوتا ہے بلاوجہ تکفیر کردی ناحق تکفیر کردی بریلی میں کفر کے فتوؤں کی مشین لگی ہے مگر یہ نہیں دیکھتے تکفیر کیوں کی گئی وجہ تکفیر کیا ہے؟ تو جناب کتابیں چھپی ہوئی موجود ہیں، تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان کی گستاخانہ کفریہ عبارات اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔

امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ از خود اپنی طرف سے تکفیر کا شرعی حکم جاری نہیں فرمایا۔ حسام الحرمین میں 35 اکابر واعاظم علماء وفقہاء حرمین کے مبارک مدلل فتاویٰ اور تقاریظ ہیں۔ الصوارم الہندیہ پر اب تک 300 سے زائد اکابر علماء تصدیقات فرما چکے ہیں تصدیقات لکھ چکے ہیں۔ اکابر دیوبند کی گستاخانہ کتابوں کے ہر نئے آنے والے جدید ایڈیشن میں یہ لوگ خود ہی کاٹ چھانٹ کر ترمیم وتحریف کر رہے ہیں۔ نت نئی عبارتیں بدل رہے ہیں جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ گستاخانہ عبارات خود ان کے نزدیک بھی کفریہ اور توہین آمیز ہیں، ناقابل تاویل ہیں، جبھی تو عبارات بدل رہے ہیں۔ اگر المہند اور الشہاب الثاقب کے مصنف سچے تھے تو انہی 35 اکابر علماء حرمین کے سامنے تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان، فتویٰ گنگوہی کی اصل عبارات رکھ کر تصدیقات حاصل کی جاتیں اور یہ لکھوایا جاتا کہ ہم نے حسام الحرمین پر جو تصدیقات کیں تقریظات لکھیں وہ واپس لیتے ہیں۔ فلاں فلاں عبارت کفریہ اور گستاخانہ نہیں مگر افسوس کہ المہند اور الشہاب الثاقب گونگی بہری ہیں، وہ حسام الحرمین کا جواب نہیں۔

ع:: دل کو بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

ویسے بھی المہند اور الشہاب الثاقب جیسی جھوٹی کتابوں کے جوابات **شیر بیشہ اہلسنت مولانا حشمت علی خان** اور **فاضل اجل مولانا شاہ محمد اجمل سنبھلی قدس سرہ** نے "رادالمہند" اور "ردالشہاب الثاقب" اور **صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی** نے "التحقیقات" کے نام سے شائع فرمادیے تھے۔

دیوبندیوں کی دورنگی دوغلی پالیسی

واللہ یہ کوئی الزام برائے الزام نہیں حقیقت واقعی ہے۔ ہمارا 1958ء سے آج تک کا تجربہ مجربہ شاہد ہے اور ہمارا ضمیر مطمئن ہے۔ ہم پوری دیانت داری سے اپنی آخرت کو پیش نظر رکھ کر عرض کر رہے ہیں کہ دیوبندی کوئی مستقل مذہب نہیں از اول تا آخر فریب وفراڈ کا مجموعہ ہے۔ چکر بازی ہیرا پھیری ان کا مستقل نصب العین ہے۔

دیوبندیوں کی ابن عبد الوہاب نجدی کے بارے میں منافقانہ رائے

حسام الحرمین اور الدولۃ المکیہ کی تدوین کے زمانہ میں حجازِ مقدس حرمین شریفین پر زمانہ قدیم سے اہلِ حق اہلِ

سنت کا قبضہ اور علماء اہلِ سنت کا غلبہ تھا۔ تو مولوی حسین احمد کانگریسی گاندھوی "مدنی" بن کر اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دونوں خالص کھرے سنی بن کر شیخ نجدی محمد بن عبدالوہاب نجدی اور وہابیوں کو برا بھلا کہتے، لکھتے رہے۔ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی خالص کھرے سنی بن کر حاشا حاشا کہہ کر شیخ نجدی اور وہابیوں کو خارجی، اہلِ سنت و علماء اہلِ سنت کا قاتل، گستاخ اور مشرک گر قرار دیتے رہے۔ (المہند ص10)

اور مولوی حسین احمد صدر دیوبند نے ڈنکے کی چوٹ پر کھلم کھلا لکھا کہ

صاحبو محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرھویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا، خیالاتِ باطلہ اور عقائدِ فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اس نے اہل سنت و جماعت سے قتل و قتال کیا۔۔۔۔ شانِ نبوت و حضرت رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثلِ ذاتِ سرورِ کائنات خیال کرتے ہیں۔۔۔ وہابیہ خبیثہ۔۔۔ وغیرہ (الشہاب الثاقب صفحہ 42 تا 47 مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند)

یاد رہے اس زمانے میں مولوی انور کاشمیری محدث دیوبند نے "فیض الباری شرح صحیح بخاری"، مولوی قاری طیب قاسمی سابق مہتمم دیوبند نے "نجدی تحریک پر ایک نظر" وغیرہ متعدد کتب میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق ایسے ہی خیالات کا اظہار کیا ہے جیسا کہ ٹانڈوی مدنی اور انبیٹھوی سہارنپوری نے اپنی المہند اور شہاب ثاقب میں مفصل بیان کیا۔

دیوبندیوں کی ا بن عبد الوھاب نجدی کے بارے میں رائے کی تبدیلی

اب حالات زمانہ نے پلٹا کھایا اور حرمین طیبین پر برطانوی انگریزوں کی معاونت سے حجاز مقدس پر وہابیوں نجدیوں کا غلبہ اور قبضہ ہو گیا تو چھپے رستم خفیہ وہابیوں نے پلٹا کھایا اور اپنے اصل اندرونی وہابی رنگ روپ میں سامنے آئے اور مشہور شکست خوردہ پیشہ ور مفرور مناظر مولوی منظور سنبھلی نے ایک کتاب "شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علماءِ حق" لکھ ماری۔ جس میں بڑی صفائی اور کاریگری سے وہابیوں نجدیوں کو برا بھلا کہنے والے اپنے تمام اکابر مولوی حسین احمد کانگریسی، مولوی خلیل انبیٹھوی، مولوی انور کاشمیری، نواب الوہابیہ صدیق حسن بھوپالی حتیٰ کہ علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ کے متعلق صاف لکھ دیا کہ یہ لوگ انگریزی سیاسی پروپیگنڈا کا شکار ہو گئے تھے (دیکھو مذکورہ کتاب کا صفحہ 44,92,93,109 وغیرہ)

بلکه صاف انکار کردیا که فیض الباری مولوی انور کاشمیری کی کتاب هی نهیں۔

یہی بگل (راگ) ارشاد المسلمین لاہور نے بجایا۔ وہ ایک سو گیارہ (111) صفحات کا رسالہ الشہاب الثاقب جو دیوبند سے کئی بار چھپ چکا تھا، ہیرا پھیری، جعلسازی کا چکر چلا کر صاف لکھ دیا کہ "الشہاب الثاقب میں درج شدہ بعض الفاظ کے بارے میں حضرت علامہ خالد محمود صاحب کی ایک پرانی روایت کا درج کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ایک بار حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ (یعنی ٹانڈوی اجودھیا باشی کانگریسی گاندھوی) سے کسی طالبعلم نے سوال کیا کہ الشہاب الثاقب میں بعض مقامات پر وہابیہ کے لئے لفظ خبیث استعمال کیا گیا ہے جو بہت سخت ہے۔

تو حضرت مدنی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ الشہاب الثاقب کا مسودہ جس طالبعلم کو صاف کرنے کے

لئے دیا گیا وہ وہابیوں کا سخت مخالف تھا۔" (الشہاب الثاقب ص9 شائع کردہ انجمن ارشاد المسلمین لاہور)

مولوی خالد محمود مانچسٹروی جیسے خائن اور بدترین کذاب و مفتری کو گواہ بنانا کہاں کی دیانت ہے اور پھر کمال یہ کہ اس صفائی کرنے والے طالبعلم کا نام و پتہ نہیں دیا جو صفائی کے بجائے صفایا کر گیا اور الشہاب الثاقب کی ثقاہت اور مسلمہ حیثیت کو پامال کر کے رکھ دیا۔

قارئین کرام بالخصوص مناظرین و مصنفین اہل سنت، ارشاد المسلمین لاہور کا شائع کردہ 290 دوسو نوے صفحات والا الشہاب الثاقب ضرور پیش نظر رکھیں جس میں اصل الشہاب الثاقب کے ایک سو گیارہ (111) صفحات سے دوگنا زیادہ کر کے جعلسازی کے طلسمات دکھائے ہیں۔

فیض الباری انور کاشمیری کی تصنیف نہیں۔دیوبندیوں کا مؤقف

اسی طرح مولوی انور کاشمیری کی فیض الباری شرح صحیح بخاری کے متعلق لکھا ہے کہ "فیض الباری استاذ نا حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف نہیں ہے"۔۔۔مولانا بدر عالم میرٹھی کی تصنیف ہے۔ملخصاً (ہندوستان کے علمائے حق ص110 از منظور سنبھلی)

گویا اب فاضلانِ دیوبند نے اپنے اکابر کی کتب اور انکے مندرجات کا انکار کرنا شروع کر دیا ہے اور یہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ اور حسام الحرمین کی عظیم فتح اور ثقاہت ہے۔حسام الحرمین کل بھی لاجواب تھی اور آج بھی لاجواب ہے اور حقیقت یہ ہے کہ المہند اور الشہاب الثاقب اپنی تکذیب و تذلیل و تغلیط و تردید خود کر رہے ہیں اور اگر ہمیں ہمارا مدمقابل حریف عدالت عالیہ میں طلب کرے تو ہم بفضلہٖ تعالیٰ وہاں بھی یہ ثابت کر سکتے ہیں۔

ع: صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے

علمائے دیوبند کی گستاخانہ عبارات کی تاویلات میں خانہ جنگی

اور سنئے۔یہ کمپنی مغالطہ دینے اور فریب کاری کے جال بننے میں کتنی ماہر و مشاق ہے حال ہی میں کتب خانہ مجیدیہ ملتان نے المہند شائع کی جس کے صفحات 33/35 سے بڑھا کر 188 کر دیئے۔تاویلات و تجاوزات کی اندھیری چلائی، یہ علیحدہ جرم ہے۔حالانکہ انکے خبطی عنید مصنف مولوی سرفراز گکھڑوی "عبارات اکابر" اور ملا مانچسٹروی خالد محمود "مطالعہ بریلویت" اور خود مولوی خلیل انبیٹھوی "المہند" میں لکھ چکے ہیں کہ متکلم و مصنف کی مراد کے خلاف معنی اور مطلب از خود تراشے اور کشید کر کے ان پر کفر کا فتویٰ لگائے۔مگر ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ خود اکابر کی کتابوں میں جو بے دریغ اضافے کئے مختلف النوع معنی اور نوع بنوع مطالب بیان کئے اور متضاد تاویلات کر کے جدید سے جدید مفہوم بیان کئے جو کسی دوسرے نے نہ کئے ہونگے۔آیئے تاویلات کی خانہ جنگی ملاحظہ کیجئے۔

عبارت "حفظ الایمان" کی علماء و مناظرین دیوبند نے مختلف النوع و متضاد تاویلات کی ہیں۔چند تاویلات کا تضاد ملاحظہ ہو۔

مولوی مرتضی حسن دربھنگی چاند پوری لکھتے ہیں۔

واضح ہو کہ (حفظ الایمان میں) ایسا کا لفظ فقط مانند ومثل کے ہی کے معنی میں مستعمل نہیں ہوتا بلکہ اس کے معنی اس قدر اور اتنے کے بھی آتے ہیں، جو اس جگہ متعین ہیں۔ (توضیح البیان فی حفظ الایمان ص 8 مطبع قاسمی دیوبند)

عبارت متنازعہ فیہا میں لفظ ایسا بمعنی اسقدر اور اتنا ہے۔ پھر تشبیہ کیسی؟ (توضیح البیان)

گویا ایسا اگر "تشبیہ" کے معنی میں ہوتا تو قابلِ اعتراض وکفر تھا۔ لیکن "اتنا اور اسقدر" میں کوئی اعتراض کی بات نہیں۔

اب مولوی حسین احمد صاحب صدر المدرسین مدرسہ دیوبند کی سنئے۔ وہ لکھتے ہیں:

حضرت مولانا (تھانوی) عبارت میں ایسا فرما رہے ہیں لفظ اتنا تو نہیں فرما رہے۔ اگر لفظ اتنا ہوتا تو اس وقت البتہ یہ احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور ﷺ کے علم کو اور چیزوں کے برابر کر دیا........ اس سے بھی اگر قطع نظر کریں۔ تو لفظ ایسا تو کلمہ تشبیہ کا ہے (الشہاب الثاقب ص 102)

صدر مدرسہ دیوبند کے اس قول سے ثابت ہوا کہ عبارت حفظ الایمان میں لفظ ایسا" تشبیہ" کے لئے ہے ۔ اور اگر ایسا "اتنا یا اسقدر" کے معنی میں ہوتا تو قباحت تھی۔ اور اس کو توہینِ رسالت اور کفر قرار دیا جا سکتا تھا۔

تاویلات کا خلاصہ و ماحصل

مولوی مرتضی حسن دربھنگی چاند پوری اور مولوی حسین احمد ٹانڈوی کی تاویلات کا خلاصہ اور ماحصل یہ ہے کہ دربھنگی صاحب کے بقول اگر ایسا تشبیہ کے معنی میں ہوتا تو کفر تھا۔ جس سے تشبیہ کا اقرار کرنے والے مولوی حسین احمد صاحب کا فر قرار پائے۔ اور بقول صدر دیوبند لفظ ایسا اتنا اور اسقدر کے معنی میں ہوتا تو کفر ہوتا۔ اس تاویل سے بقول مولوی حسین احمد صاحب مولوی مرتضی حسن دربھنگی ایسا کا اتنا اور اسقدر معنی کر کے کافر قرار پائے۔

مولوی منظور سنبھلی اور حسین احمد ٹانڈوی کے درمیان خانہ جنگی

آپ ابھی الشہاب الثاقب کے حوالے سے پڑھ چکے ہیں کہ مولوی حسین احمد صدر دیوبند کے نزدیک لفظ ایسا تشبیہ کے لئے ہے۔ لیکن اس کے برعکس سلطان المناظرین دیوبند یہ مولوی منظور سنبھلی "مدیر الفرقان" لکھنؤ کچھ اور ہی کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

حفظ الایمان کی عبارت میں بھی ایسا تشبیہ کے لئے نہیں ہے بلکہ وہ یہاں بدوں تشبیہ کے اتنا کے معنی میں ہے۔ (فتح بریلی کا دلکش نظارہ ص 34)

حفظ الایمان کی اس عبارت میں بھی ایسا تشبیہ کے لئے نہیں (ص 34)

اگر بالفرض اس عبارت کا وہ مطلب ہو جو مولوی سردار احمد صاحب بیان کر رہے ہین۔ جب تو ہمارے نزدیک بھی موجبِ کفر ہے۔ (ص 35)

نوٹ: یہ کتابچہ بریلی شریف کے اس عظیم الشان تاریخی مناظرہ کی دیوبندی روئداد ہے۔ جو سلطان

الـعـلـوم،امـام الـمناظرین،محدث اعظم،استاذ الاساتذہ حضرت مولانا محمد سردار احمد

العلوم،امام المناظرین،محدث اعظم،استاذ الاساتذہ حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب بانی جامعہ رضویہ مظہر اسلام بریلی شریف وفیصل آباد اور مولوی منظور سنبھلی مدیر الفرقان لکھنؤ کے درمیان حفظ الایمان کی عبارت پر ہوا تھا۔

سیدی محدث اعظم حضرت علامہ محمد سردار احمد صاحب قدس سرہ کا فرمانا تھا کہ لفظ ایسا تشبیہ کے لئے ہے۔ مولوی منظور نے کہا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا کہ لفظ ایسا اتنا کے معنی میں ہے۔ اور یہ کہ اگر بالفرض اس عبارت کا وہ مطلب ہو جو مولوی سردار احمد صاحب بیان کر رہے ہیں تو ہمارے نزدیک بھی کفر ہے ۔

گویا کہ ایسا تو تشبیہ کے طور پر استعمال کرنا مولوی منظور سنبھلی کے نزدیک کفر ہے اور مولوی حسین احمد صاحب صدر دیوبند برملا کہہ رہے ہیں کہ لفظ ایسا تو کلمہ تشبیہ کا ہے (الشہاب الثاقب ص102)

ثابت ہوا کہ دیو بندی سلطان المناظرین مولوی منظورسنبھلی کے فتوے کے مطابق مولوی حسین احمد صدر دیوبند کافر ہیں۔

کافر ہوئے جو آپ تو میرا قصور کیا
جو کچھ کیا وہ تم نے کیا بے خطا ہوں میں

عبارت تحذیر الناس میں تحریف و تاویلات

تحذیر الناس بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی کی کتاب ہے۔ اس کے دیوبند اور انارکلی لاہور سے چھپنے والے دو پرانے ایڈیشنوں میں ص3 پر یوں ہے کہ:

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں‌معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد ہے۔ اور آپ سب میں آخری نبی ہیں ۔مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدیم و تاخیر زمانی میں بالذات کیچھ فضیلت نہیں ۔ پھر مقام مدح میں لکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔"

اور ص28 پر یوں ہے۔

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

تحذیر الناس کی یہ وہ عبارات ہیں جن کے رد میں علماء برصغیر نے بکثرت کتب تحریر فرمائیں۔ ان عبارات پر بھی علماءِ عرب وعجم نے حکم صادر فرمایا۔ دیکھو حسام الحرمین والصوارم الہندیہ وغیرہ

تحزیر الناس عبارت پر مولوی اشرفعلی تھانوی کا اعتراف حقیقت

دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرفعلی تھانوی لکھتے ہیں: "جس وقت سے مولانا (قاسم نانوتوی) نے

تحذیر الناس لکھی ھے ۔کسی نے ھندوستان بھر میں میں مولانا(نانوتوی) کے ساتھ موافقت

نہیں کی بجز مولانا عبد الحئی صاحب کے۔" (الافاضات الیومیہ جلد چہارم ص580 زیر ملفوظ 927)

ہندوستان بھر کے علماء کی عدم مواقفت کے بعد چاہئے تو یہ تھا کہ نانوتوی صاحب اپنی زندگی میں اپنا توبہ نامہ چھاپ دیتے۔ یا پھر اکابر و مشاہیر علماءِ عرب وعجم کا فتویٰ بصورت "حسام الحرمین" سامنے آنے کے بعد عبارات تحذیر الناس کی تاویلات نہ کی جاتیں۔ مگر اب ایک طرف تو مذموم تاویل کی جارہی ہے اور دوسری طرف مکتبہ راشد کمپنی دیوبند کی طرف سے شائع ہونیوالے تحذیر الناس کے نئے ایڈیشن میں موخر الذکر ص28 کی عبارت کو بدل کر کھلم کھلا تحریف کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تحذیر الناس میں تحریف

تحذیر الناس ص28 کی پرانی اصل عبارت قدیم ایڈیشنوں میں یوں ہے۔ "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔" (تحذیر الناس ص28)

لیکن اس عبارت سے توبہ ورجوع کی بجائے دیوبندیوں نے یہ نیا جھرلو چلایا ہے کہ اصل عبارت کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا۔ ملاحظہ ہونئی عبارت یہ ہے: "اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں یا بالفرض آپ کے بعد بھی کوئی نبی فرض کیا جائے تو بھی خاتمیتِ محمدی میں فرق نہ آئے گا۔" (تحذیر الناس شائع کردہ مکتبہ راشد کمپنی دیوبند یو۔ پی)

عبارت میں نبی پیدا ہو کی جگہ نبی فرض کیا جائے کر دیا۔ اس کارستانی سے ثابت ہوا کہ یہ عبارت خود علماء دیوبند کے نزدیک بھی کفر ہے لیکن وہ اپنے بانی مذہب کی تکفیر نہیں کرنا چاہتے۔ اس لئے عبارت میں تحریف کر ڈالی۔ اور ممکن ہے ابھی آئندہ ایڈیشنوں میں مزید تحریف ہو۔

حفظ الایمان اور تحذیر الناس کی ان تحریفات و تاویلات سے ثابت ہوا کہ ان کتب کی اصل عبارات خود اہل دیوبند کے نزدیک بھی قابلِ اعتراض اور تنقیصِ شانِ رسالت وانکارِ ختم نبوّت پر مبنی ہیں۔ مگر چونکہ اپنے ہیں اس لئے تکفیر کے حکم شرعی سے احتراز کیا جاتا ہے۔ مگر بغیر توبہ وتجدیدِ ایمان محض تحریف سے تو عنداللہ ان کی ذات بری الذمہ نہیں ہو سکتی۔

ہمیں اختصار مانع ہے۔ ورنہ حفظ الایمان کی عبارت کی طرح تحذیر الناس کی اس عبارت کی بھی مختلف النوع و متضاد تاویلات کو مفصل بیان کیا جاتا۔

قارئین کرام و منصف مزاج اہل علم چاہیں تو "سیف یمانی" مناظرہ اوری کی دیوبندی داستان، چراغِ سنت، عباراتِ اکابر، الشہاب الثاقب، المہند سے اس عبارت پر دیوبندی تضادات ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

لرزہ خیز انکشاف و سنسنی خیز دھماکہ

ایک طرف تو آج کل بعض علماء دیوبند عبارات تحذیر الناس کی لایعنی و بے معنی تاویلات کر کے اس کو عین اسلام و عین ایمان قرار دینے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ دوسری طرف دیوبندی حکیم الامت تھانوی صاحب نے یہ انکشاف کیا ہے کہ تحذیر الناس کے کفر سے مولانا نانوتوی کلمہ پڑھ کر دوبارہ مسلمان ہو گئے تھے۔

تھانوی صاحب ہی کی زبانی سنئے، لکھتے ہیں۔ ''تحذیر الناس کی وجہ سے جب مولانا (نانوتوی) پر کفر کے فتوے

لگے تو جواب نہیں دیا بلکہ یہ فرمایا کہ کافر سے مسلمان ہونے کا طریقہ بڑوں سے یہ سنا ہے کہ کلمہ پڑھنے سے کوئی مسلمان ہوجاتا ہے۔ تو میں کلمہ پڑھتا ہوں۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔" (الافاضات الیومیہ جلد 4 ص 293 زیر ملفوظ 457)

اب جو لوگ اس عبارت کی تاویل میں دن رات ایک کئے ہوئے ہیں۔ وہ گویا کفر کی حمایت و تاویل کر رہے ہیں۔

مولوی محمد احسن نا نوتوی کی توبہ

یہ صاحب بھی اکابرِ دیوبند میں ایک اہم مقام رکھتے ہیں۔ یہ صاحب بھی تحذیر الناس کی عبارت سے تحریری توبہ کر چکے ہیں، ان کی کہانی ان کی اپنی زبانی سنئے۔ فرماتے ہیں۔ مولوی نقی علی خان (والدِ ماجد اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ) نے اثر بن عباس کی صحت تسلیم کرنے کی وجہ سے مولانا محمد احسن نانوتوی کی تکفیر کی۔ مولانا محمد احسن نے آخر میں مولوی نقی علی خان کے ایک ساتھی رحمت حسین کو یہ لکھا۔

جناب مخدوم و مکرم بندہ دام مجدیم پس از سلام مسنون التماس ھے۔مگر مولوی (نقی علی خان) صاحب نے براہ مسافر نوازی غلطی تو ثابت نہ کی اور نہ مجھ کو اس کی اطلاع دی بلکہ اول ھی کفر کا حکم شائع فرمادیااور تمام بریلی میں لوگ اس طرح کھتے پھرے۔ خیر میں نے خدا کے حوالے کیا۔اگر اس تحریر سے میں عند اللہ کافر ھوں تو توبہ کرتا ھوں خدا تعالیٰ قبول کرے۔

زیادہ نیاز، عاصی محمد احسن عفی عنہ

(کتاب مولانا محمد احسن نانوتوی ص 88 بحوالہ تنبیہ الجہال ص 16)

نوٹ: اس کتاب کا تعارف مفتی محمد شفیع دیوبندی نے ص 10 پر تحریر کیا ہے جو کتاب کی صحت اور اس کے معتبر ہونے کی دلیل ہے۔

دوبارہ تکفیر کن فیصلہ کا بیان

"اگر مولانا احمد رضا خان صاحب کے نزدیک بعض علماء دیوبند (مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید گنگوہی، مولوی خلیل انبیٹھوی، مولوی اشرفعلی تھانوی) واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے سمجھا تو خان صاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی۔ اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہوجاتے۔" (اشد العذاب ص 13 از مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی چاند پوری ناظم تعلیمات مدرسہ دیوبند)

اس واضح اعتراف کے بعد تکفیر کا شرعی حکم واضح کرنے والے خدا ترس علماء کے خلاف معاندانہ پراپیگنڈا ختم ہو جانا چاہئے کیونکہ جن توہین آمیز گستاخانہ عبارات کو علمائے اہلسنت کفر قرار دیتے ہیں ان کو متضاد تاویلات کے نتیجہ میں ، عدم واقفیت و بے خبری کے عالم میں الغرض کسی نہ کسی طرح ان عبارات کو وہ خود بھی کفر سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے مفصل بحوالہ کتب اکابر دیوبند سے ثابت کیا ہے۔ اور تمام حوالہ جات اکابر دیوبند کی اپنی معتبر و مستند کتب سے نقل کئے ہیں۔

مولیٰ عزوجل ضد و عناد سے بچائے اور قبولِ حق کی توفیق رفیق فرمائے(آمین)